Popular Front of India

G-78,2nd Floor, Shaheen Bagh, Kalindi Kunj, Noida Road, New Delhi- 110025

fb: https://www.facebook.com/PopularFrontofIndiaOfficial/ website: www.popularfrontindia.org

email: popularfrontmail@gmail.com Tel: 011- 29949902

پریس ریلیز

۴ر دسمبر ۲۰۱۸

نئی دہلی

کسان احتجاج کو پاپولر فرنٹ کی حمایت

پاپولر فرنٹ آف انڈیا کی قومی مجلس عاملہ کے اجلاس میں کسانوں کے قرض معافی اور فصلوں کی بہتر قیمت کے علاوہ دیگر مطالبات کے ساتھ ملک بھر میں ہو رہے مظاہروں کی حمایت کی بات کی گئی۔ ۲۰۱۵ کی ایک رپورٹ یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان میں ہر سال مالی بوجھ کی وجہ سے ۱۵ر ہزار سے زائد کسان خودکشی کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ۱۹۹۵ سے لے کر ۲۰۱۰ تک کے اعداد و شمار کے مطابق ڈھائی لاکھ سے زائد کسانوں نے اس دوران خودکشی کی ہے۔ کسان ہندوستان کی زراعتی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود حکمراں جماعتیں ان کے مسائل پر کوئی توجہ نہیں دیتیں۔ لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ وہ کارپوریٹ گھرانوں کے بجائے کسانوں کو ترجیح دینا شروع کریں۔ ایک حکومت جو کاروباریوں کے اربوں روپئے کے قرض معاف کرسکتی ہے، وہ کسانوں کے مسائل کیوں حل نہیں کرسکتی؟ اجلاس میں پارلیمنٹ تک مارچ کرنے والی ۲۰۰ر کسان تنظیموں کے مطالبات کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔

شہریت ترمیمی بل کو ترک کرو

پاپولر فرنٹ آف انڈیا کی قومی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پاس کردہ قرارداد میں یہ کہا گیا کہ پارلیمنٹ میں زیرِ غور شہریت ترمیمی بل ۲۰۱۶ مسلمانوں کے ساتھ کھلا امتیاز برتنے والا بل ہے اور اس طرح وہ دستور کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ بل کے مطابق، افغانستان، بنگلہ دیش یا پاکستان سے آنے والے ہندو، سکھ، بدھ، جین، پارسی یا عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والے غیر قانونی مہاجرین کو قید یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ وہ شہریت ایکٹ (۱۹۵۵) میں مذکور ۱۱ر سال کے بجائے محض ۶ر سال ہندوستان میں رہائش اختیار کرکے مستقل شہریت حاصل کرسکتے ہیں۔ گرچہ اس بل میں شہریت حاصل کرنے کی شرائط میں کافی حد تک آزادی اور اس کے عمل میں راحت دی گئی ہے، لیکن یہ اس لیے ناقابل قبول اور غیر منصفانہ ہے کیونکہ اس میں شہریت کے حصول کے لیے مذہب کو بڑا عامل بتایا گیا ہے۔ اس قانون کے حامیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اس کا مقصد پڑوسی ممالک کی ستم زدہ اقلیتوں کو پناہ دینا ہے۔ یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیوں چند منتخب

پڑوسی ممالک کی ان چنندہ مذہبی اقوام کو ہی یہ خصوصی رعایت دی جارہی ہے، جبکہ کئی پڑوسی ممالک اور بھی ہیں جہاں لوگوں کو ستایا جارہا ہے اوراس سے بدتر طریقے سے حقوق انسانی کی پامالی کی جارہی ہے؟ مزید براں، سیاسی پناہ چاہنے والے ستم زدہ لوگوں کو عام طور پر پناہ گزین سمجھا جاتا ہے نہ کہ مہاجر، اور حالات معمول پر آنے کے بعد اُنہیں واپس اپنے وطن لوٹنا ہوتا ہے۔ بہر حال، یہ مجوزہ بل مسلمانوں کو چھوڑ کر دیگر تمام مذاہب کے لوگوں کو مستقل شہریت دینے کی بات کرتا ہے۔ جو دراصل فہرست میں مذکور ممالک کے غیر مسلم شہریوں کو ہندوستان میں آکر بسنے کی دعوت ہے۔ لہٰذا یہ سیکولرزم، سماجی انصاف اور حقوق انسانی کے آئینی اصولوں کے خلاف ہے۔ ہمارے جمہوری ملک کی مقنّنہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کوئی بل شہریت کے حصول کے لئے مذہب کو معیار قرار دے رہا ہے، لہٰذا یہ واضح طور پر ایک مسلم مخالف بل ہے۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے تمام ارکان سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس بل کو کسی بھی صورت پاس نہ ہونے دیں۔

بابری مسجد دوبارہ تعمیر کرو

ایک دوسری قرارداد میں، پاپولر فرنٹ کی این ای سی نے لمبے وقت سے چلے آرہے بابری مسجد کو دوبارہ اسی مقام پر تعمیر کرنے کے اپنے مطالبے کو دہرایا، جہاں ۶/دسمبر ۱۹۹۲ کو سنگھ پریوار نے اسے منہدم کر دیا تھا۔ یہ انہدامی کاروائی ملک کے جمہوری نظام کے خلاف ایک جنگ کے مترادف تھی اور اسے روکنے میں ناکام رہے اہلکاروں نے ہمارے وطن کو ہی ناکام کر دیا تھا۔ انہدام کے بعد لگے زخم سے آج تک خون جاری ہے اور بابری مسجد کے ساتھ انصاف کو لے کر اب تک دھوکہ ہی دیا گیا ہے۔ اس شرمناک واقعہ کی ۲۶ ویں برسی پر، این ای سی کے اجلاس نے لوگوں کو بابری انہدام اور اس کی ازسرِ نو تعمیر کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی دعوت دی، کیونکہ یاد رکھنا سب سے بہتر دفاع ہوتا ہے۔

ایم محمد علی جناح

جنرل سکریٹری

پاپولر فرنٹ آف انڈیا